حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ

کے

علمی اور دینی مکتوبات

مرتبہ و مترجمہ
مولانا نسیم احمد فریدی امروہی

ترجمہ اُردو مکتوب ۱۳۱

مولانا شیخ عمر پشاوریؒ کے نام

برائے مہرانجلائے قدوۃ الانام، مربی السالکین مولانا الشیخ عمر ـــ اللہ تعالیٰ ان کی بقا اور سلامتی سے مسلمانوں کو نفع مند کرے۔

فقیر ولی اللہ عفی عنہ کی طرف سے سلام محبت التیام پیش کرنے کے بعد واضح ہو کہ جب آں عظیم القدر کے (یعنی آپ کے) اوصافِ حمیدہ اور کمالاتِ ظاہری و باطنی اس فقیر نے بار بار سنے تو دل کو ایک قسم کا انجذاب اور خاطر کو ایک قسم کی کشش آپ کی جانب حاصل ہوئی۔

"کان کبھی کبھی آنکھ سے پہلے عشق و محبت والے ہو جاتے ہیں۔

لہٰذا فقیر نے چاہا کہ اس حدیث پہ عمل کرے۔

یعنی "جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے محبت کرے پس چاہئے کہ وہ اپنے بھائی کو اس محبت کی اطلاع کر دے"

اور فقیر نے چاہا کہ مکاتبت کا طریقہ جو کہ 'نصف ملاقات' ہے اختیار کرے۔ اس بات میں شک نہیں ہے کہ دو روحوں کا اجتماع میدانِ وجودِ خارجی میں بعض اوصاف و خصائل میں اشتراک کے ساتھ زیادہ مؤثر ہے بہ مقابلہ اس اجتماع حسی کے جو اوصاف میں اختلاف کے ساتھ ہو۔

حدیث شریف میں ہے کہ روحیں لشکر ہیں۔ پس ان روحوں میں سے جن روحوں کا آپس میں عالم ارواح میں تعارف ہو گیا تو ان میں دنیا میں بھی محبت پیدا ہو گئی۔ اور جو عالم ارواح میں تنہا کر رہا یعنی آپس میں جان پہچان نہ ہوئی تو دنیا

میں بھی اختلاف ہوا۔

کسی شاعر نے کہا ہے ؎

ترجمہ۔ آشنائی اور دوستی کے لئے مصاحبت کی کیا ضرورت ہے ابھی تک یمن کی ہوا نکہت عربی میں محو ہے۔

امید ہے کہ آپ اپنے معارف خاصہ میں سے جو کہ خزانہ رحمت کی تقسیموں میں سے آپ کو نصیب ہوتے ہیں کچھ معارف گنجائش وقت اور اقتضاء حال کے بقدر تحریر فرمائیں گے تاکہ ان معارف سے محبت روحانی کے حق کی ادائیگی ہو سکے۔ والسلام

مکتوب بجانب مولانا شیخ عمر پشاوری

بر رائے مہر انجلائے قدوۃ الانام مربی السالکین مولانا الشیخ عمر متع اللہ المسلمین ببقائہ

از فقیر ولی اللہ عفی عنہ بعد رفع سلام محبت التیام واضح آنکہ چوں اوصاف حمیدہ و کمالات ظاہر و باطن آں عظیم القدر مرۃ بعد اخری این فقیر را استماع افتاد، دل را انجذابے و خاطر را کششے بآں جانب حاصل شد۔ ع

والاذن تعشق قبل العین احیاناً

خواست کہ بحدیث شریف :-

اِذَا اَحَبَّ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیُعْلِمْہُ اِیَّاہُ امتثال نماید و طریقہ مکاتبۃ کہ نصف الملاقات است مسلوک دارد۔ شک نیست کہ اجتماع دو روح در عرصہ وجود خارجی باشتراک در بعضے اوصاف موثر تر خواہد بود از اجتماع جسمی با اختلاف دراں اوصاف — فی الحدیث الشریف

اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَۃٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْھَا اِئْتَلَفَ وَمَا تَنَاکَرَ مِنْھَا اخْتَلَفَ

شاعرے گفتہ ؎

مصاحبت چہ ضرور است آشنائی را
ہنوز باد یمن محو نکہت عربیست

توقع کہ از معارف خاصہ کہ در تقاسیم رحمت، نصیب ایشاں گشتہ چیزے بقدر اتساع وقت و اقتضار حال بنویسند کہ قضائے حق وداد روحانی ہماں تواند بود والسلام

مضمون نگار حضرات سے التماس ہے کہ مضامین صاف اور خوشخط کاغذ کے ایک طرف روشنائی سے تحریر فرمائیں۔ شکریہ